Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رکھو کہ اتنے پیار کرنے والے ربِّ کریم سے کبھی بے وفائی نہ کرنا

نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے ذریعہ مغربی افریقہ میں ۱۶ ہسپتال اور ۱۵ ہائر سیکنڈری سکول قائم کئے گئے ہیں

وقفِ جدید اچھا کام کر رہی ہے، وقفِ عارضی میں بڑی برکات ہیں پھر تیز ہو جائیں

جماعتِ احمدیہ کے ۸۷ ویں جلسہ سالانہ کے دوسرے دن ۲۷ دسمبر ۱۹۷۹ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

(آخری قسط)

ربوہ — سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتایا کہ نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے تحت دنیا بھر کی جماعت ہائے احمدیہ کی مالی قربانیوں کے نتیجہ میں مغربی افریقہ میں ۱۶ ہسپتال اور ۱۵ ہائر سیکنڈری سکول قائم کئے گئے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ جماعتِ احمدیہ کے ۸۷ ویں جلسہ سالانہ کے دوسرے روز ۲۷ دسمبر ۱۹۷۹ء کو نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھانے کے بعد احبابِ جماعت سے خطاب کر رہے تھے۔ حضور ایدہ اللہ نے جماعت پر ہونے والے خدائی افضال و انعامات کا تذکرہ کرتے ہوئے نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی کارکردگی کا ذکر کیا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہماری قربانی خدا تعالیٰ کے حضور مقبول ہو گئی۔ جو ریزرو فنڈ ۵۱ لاکھ روپے کی اپیل کے جواب میں ۵۶ ممالک کے احمدیوں کی قربانیوں سے ۵۳ لاکھ ۷۶ ہزار روپے کے سرمایہ سے قائم ہوا۔ اس ۵۳ لاکھ روپے کے ابتدائی سرمایہ میں سے آپ کئی کروڑ روپے خرچ کر چکے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس ۵۳ لاکھ روپیہ میں اتنی برکت ڈالی ہے کہ صرف پچھلے ایک سال یعنی یکم نومبر ۱۹۷۸ء تا ۳۱ اکتوبر ۱۹۷۹ء میں ۱۶ ہسپتالوں اور ۱۵ سکولوں سے ایک کروڑ ۳۹ لاکھ ۴۴ ہزار روپے سے زائد کی آمد ہوئی جس میں سے ایک کروڑ ۷ لاکھ ۲۴ ہزار روپے خرچ کر دئے گئے اور اس ۵۳ لاکھ کی ابتداء سے شروع ہونے والے منصوبے میں ابھی ۷۶ لاکھ روپے سے زائد نقد موجود ہیں۔ اس کے علاوہ عمارات و سازوسامان کو ملا کر نصرت جہاں ریزرو فنڈ کا کل اثاثہ دو کروڑ ۱۱ لاکھ ۳۵ ہزار روپے ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ خدا کی شان ہی تھی کہ جس نے ۵۳ لاکھ روپے میں اتنی برکت ڈالی اور اس روپے سے ابھی قرآنی ہدایت کے بموجب (ھل ادلکم علیٰ تجارۃٍ) جو تجارت ہو چکی ہے اور اس سے جو نفع ہو چکا ہے وہ بے حساب ہے اور اس رقم کے علاوہ ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے اس فنڈ کے جمع کرنے کا پس منظر بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ۱۹۷۰ء میں میں جب مغربی افریقہ کے دورے پر تھا تو گیمبیا کے ملک میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے میرے دل میں بڑے زور سے یہ تحریک ہوئی کہ اب وقت ہے کہ کم از کم ایک لاکھ پونڈ فوری طور پر یہاں انویسٹ (INVEST) کرنے چاہئیں۔ حضور نے فرمایا کہ افریقہ کے دورے سے واپسی پر پہلے میں نے لندن میں اور پھر پاکستان آکر اس تحریک کا اعلان کیا اور یہ پوری سکیم جماعت کے سامنے رکھی اور نصرت جہاں ریزرو فنڈ قائم کیا۔ حضور نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس منصوبے میں بڑی برکت ڈالی اور بہت جلد ہم مغربی افریقہ کے ان ممالک میں نصرت جہاں سکیم کے تحت سکولز اور طبی مراکز قائم کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ حضور نے فرمایا کہ اس فنڈ سے قائم ہونے والے سکولوں اور ہسپتالوں کے علاوہ تحریک نے جو سکول اور ہسپتال کھولے ہیں وہ ان کے علاوہ ہیں۔

مجلس نصرت جہاں

حضور ایدہ اللہ نے اپنے اس ایمان افروز خطاب میں اللہ تعالیٰ کے افضال و انعامات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ مجلس نصرت جہاں کے تحت افریقہ میں ۱۷ ہسپتال اور ۱۷ سکول قائم کئے گئے ہیں۔ حضور نے بتایا کہ نصرت جہاں کے ہسپتالوں میں اب تک ۲۱ لاکھ ۲ ہزار ۷ سو ۸۲ مریضوں کا علاج کیا گیا ہے ان میں سے ایک لاکھ ۷۳ ہزار ۸ سو ۴۲ مریضوں کا مفت علاج کیا گیا ہے اور ان مریضوں میں سے ۲۵ ہزار ۷ سو ۷۱ کے آپریشن بھی کئے گئے ہیں۔

حضور نے بتایا کہ سالِ رواں میں نصرت جہاں سکیم نے نائیجیریا میں اموسان کے قصبے میں نیا کلینک (باقی صفحہ ۸ پر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

ان الفضل یبشر بمن یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۳۴/۶۹ | ۲۰ صفر ۱۴۰۰ھ ۹ صلح ۱۳۵۹ھش ۹ جنوری ۱۹۸۰ء | نمبر ۷

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۸ جنوری۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں ہر طرح خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

• محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم محترم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہتر ہے۔

احبابِ جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کل سے بہت ناساز ہے رات اسہال کی تکلیف رہی ضعف بھی بہت ہے۔

احبابِ جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے (باقی صفحہ ۸ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
۲۰ر صفر ۱۴۰۰ھ
۹ر صلح ۱۳۵۹ ہش

ایک ہی وقت میں جاری رہنے والے دو متوازی زمانے

مامورین الٰہی کی تاریخ اس امر پر گواہ ہے کہ ان کی قائم کردہ جماعتوں پر علی الترتیب تین دور آتے ہیں۔ ابتداءً انہیں انتہائی مہیب قسم کے دور میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ یہ دور سراسر ابتلاء کا دور ہوتا ہے۔

اس دورِ ابتلاء میں انہیں انتہائی ہولناک مظالم کا تختۂ مشق بننا پڑتا ہے۔ عزت خاک میں ملتی دکھائی دیتی ہے اور جان و مال کا ضیاع وہ بچشمِ خود مشاہدہ کرتے ہیں۔ ان کا واسطہ انسانوں سے نہیں بلکہ خونخوار درندوں سے ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ ہی اس دورِ ابتلاء میں ان کا محافظ اور معین و مددگار ہوتا ہے۔ وہ انہیں صبر و استقامت کی قوت عطا کرتا ہے اور وہ صبر کا انتہائی اعلیٰ نمونہ پیش کرتے ہوئے ان سب مشکلات و مصائب اور مظالم کو کسی قسم کا شکوہ زبان پر لائے بغیر برداشت کرتے چلے جاتے ہیں۔ یہ یقین اور ایمان ہی ان کا سب سے بڑا سہارا ہوتا ہے کہ ان کا خدا ان کے ساتھ ہے وہ انہیں کبھی مکمل تباہی سے دوچار نہیں ہونے دے گا اور ہر آڑے وقت میں اپنی قدرت کا ہاتھ دکھا کر انہیں تباہ ہونے سے بچائے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ دور اتنا پُرہول و خطرناک ہوتا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت اور اس کی حفاظت شاملِ حال نہ ہو تو ان کی ہستی ہی کالعدم ہو کر رہ جائے۔

خدا تعالیٰ اپنی بشارتوں اور پیش خبریوں کے عین مطابق اسی ابتدائی دورِ ابتلاء میں سے انہیں بحفاظت نکال کر لے جاتا ہے۔ اس کے بعد ایک دوسرا دور آتا ہے کہ جب مخالفینِ حق کی ایذا رسانیوں، انسانیت سوز مظالم اور ستم رانیوں کے باوجود الٰہی سلسلے ترقی کرنا اور پھیلنا شروع کر دیتے ہیں۔ خدائی تصرفات کے تحت سعید روحیں ان کی طرف پہلے سے بہت زیادہ تعداد میں اور زیادہ تیزی سے ان کی طرف کھنچنا شروع ہو جاتی ہیں۔ اس طرح کمزور دیے بضاعت حق پرستوں کی جمعیت بڑھنے لگتی ہے اور انہیں یہ محسوس ہونے لگتا ہے کہ حق کے پھیلنے کے ساتھ ساتھ ان کا قدم ترقی کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اسی طرح اس نئے دور میں انہیں پہلے کی نسبت کچھ مادی آسائشیں بھی میسر آنے لگتی ہیں۔ اس نئے دور کا جب وہ گزرے ہوئے ہولناک دور سے مقابلہ کرتے ہیں تو اپنے آپ کو بہت بہتر حالت میں پاتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں کہ انہیں کچھ تو اطمینان کا سانس لینا نصیب ہوا ہے۔ ہر چند کہ یہ دور پہلے کی نسبت کسی قدر امن اور اطمینان کا دور ہوتا ہے۔ لیکن اس دور میں ابتلاء کا سلسلہ بھی ترقی کے ساتھ ساتھ جاری رہتا ہے۔

خدا تعالیٰ اپنی حکمتِ بالغہ کے ماتحت اس دور میں ابتلاء کے سلسلہ کو اس لئے جاری رکھتا ہے کہ اطمینان کا سانس لینے کی مہلت میں خدائی سلسلوں کے افراد سست نہ پڑ جائیں اور دنیا کی طرف مائل ہو کر غلبۂ حق کی جدوجہد میں کسی قدر غفلت سے کام نہ لینے لگیں۔ ادھر اس دور میں خدائی سلسلوں کو ملنے والی ترقیوں کو دیکھ کر مخالفینِ حق میں وقفہ وقفہ سے حق کو مٹانے کا ایک نیا جوش پیدا ہوتا ہے اور وہ ساتھ کے ساتھ ان کے لئے مشکلات پیدا کرتے رہتے ہیں۔ یہ مشکلات مومنوں کو غافل نہیں ہونے دیتیں اور وہ اشاعتِ حق کی جدوجہد کو جاری رکھنے اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرنے میں لگے رہتے ہیں۔ اس طرح اس دور میں ترقی اور ابتلاء کا سلسلہ ایک ساتھ چلتا رہتا ہے اور اس وقت تک چلتا رہتا ہے جب تک کہ حق پورے طور پر غالب نہ آجائے۔ جب کامل غلبہ کا دور آجاتا ہے تو ابتلاء کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے۔ گویا الٰہی سلسلوں پر تین دور آتے ہیں۔ ایک ابتدائی دور جو سراسر ابتلاء کا دور ہوتا ہے۔ دوسرا وہ دور جس میں ترقی اور ابتلاء کے سلسلے ساتھ ساتھ چل رہے ہوتے ہیں۔ تیسرا کامل غلبہ کا دور جس میں ابتلاء کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے وہ خالصتہً ترقی و عروج کا دور ہوتا ہے۔

ہر مامور من اللہ کی جماعت پر یہ تینوں دور ضرور آتے ہیں اور صحابہ کرامؓ کو بھی ان ادوار میں سے گزرنا پڑا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی کا زمانہ دورِ ابتلاء کی حیثیت رکھتا تھا۔ مدنی زندگی میں فتح مکہ سے پہلے کا زمانہ وہ زمانہ تھا جس میں ترقی اور ابتلاء کے سلسلے ساتھ ساتھ چلتے رہے۔ اگرچہ مدینہ پہنچ کر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ایک طرح سے امن میں آگئے تھے اور ارد گرد کے قبائل نے مدینہ پہنچ کر اسلام قبول کرنا شروع کر دیا تھا لیکن قریش مکہ کی طرف سے چڑھائیوں کا سلسلہ بھی جاری رہا اور صحابہؓ کو جنگوں میں عظیم قربانیاں دینا پڑیں۔ ترقی اور ابتلاء کا یہ دور اس وقت تک جاری رہا جب تک کہ مکہ فتح نہ ہو گیا۔ اس کے بعد جو دور شروع ہوا وہ کامل غلبہ اور ترقی و عروج کا دور تھا اور جب تک یہ دور شروع نہیں ہوا اس وقت تک ابتلاؤں کا سلسلہ چلتا چلا گیا اور ابتلاؤں کے اس طویل سلسلہ کے نتیجہ میں ہی کامل غلبہ کی راہ ہموار ہوئی۔ دوسرے دور میں ہر ابتلاء صحابہ کرامؓ کو مزید کامیابیوں اور ترقیوں سے ہمکنار کرنے کا موجب بنا اور بنتا چلا گیا۔ اس دور میں ابتلاء بھی آتے رہے اور وہ ترقی بھی کرتے چلے گئے۔ اسی لئے سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس دور کی خصوصیت پر روشنی ڈالتے ہوئے اس میں ملنے والی ترقیوں اور ساتھ کے ساتھ آنے والے ابتلاؤں کو دو توام بھائی قرار دیا ہے۔ چنانچہ اس دور کے شروع ہونے پر حضور رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

"جہاں تک میں سمجھتا ہوں اور جہاں تک اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے علوم اور اس کی دی ہوئی خبروں سے مجھے معلوم ہوتا ہے۔ جماعت کے لئے اب ایک ہی وقت میں دو قسم کے زمانے آرہے ہیں۔ اور الٰہی جماعتوں کے لئے ہمیشہ ہی یہ دونوں زمانے متوازی آیا کرتے ہیں۔ یعنی ایک ہی وقت میں ترقی اور ایک ہی وقت میں تکالیف اور مصائب کا زمانہ شروع ہو جاتا ہے۔ اور یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک کہ وہ آخری زمانہ نہیں آجاتا جس میں تمام تکالیف ختم ہو جاتی ہیں اور صرف ترقیات ہی ترقیات باقی رہ جاتی ہیں۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ حقیقت یہ ہے کہ مصائب خدا کی طرف سے اس لئے آتے ہیں تاکہ قوم میں آرام کے سامانوں کے پیدا ہونے کی وجہ سے کلی طور پر وہ دنیا کی طرف مائل نہ ہو جائیں۔ انفرادی طور پر تو ایسے ہزاروں لوگ مل سکتے ہیں جو بڑی بڑی دولتوں کے مالک ہونے کے باوجود خدا تعالیٰ کو نہیں بھولتے مگر قومی طور پر اس مقام پر پہنچنا بڑا مشکل ہوتا ہے۔ قومیں اس وقت تک اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہتی ہیں جب تک وہ مصائب اور آفات میں گھری رہتی ہیں۔ پس مصائب کا زمانہ روحانی ترقی کے لئے ایک نہایت ضروری چیز ہے۔۔۔۔۔ یہ غلط خیال ہے کہ ابتلاء صرف ابتدائی زمانہ میں آیا کرتے ہیں اور ترقی کے زمانہ میں ابتلاؤں کا سلسلہ بند ہو جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ انبیاء کی جماعتوں کی ترقی اور ابتلاء یہ دو توام بھائی ہیں۔ ابتدائی سے ابتدائی زمانہ میں بھی ابتلاء آتے ہیں اور انتہائی عروج کے وقت میں بھی ابتلاء آتے ہیں۔"

(الفضل ۲ر جولائی ۱۹۴۹ء صفحہ ۵)

الغرض وہ دور جس میں ترقی اور ابتلاء کے سلسلے ساتھ ساتھ جاری رہتے ہیں اس لحاظ سے بہت اہم ہوتا ہے کہ اس میں بار بار اور جلدی جلدی ابتلاء آنے کے نتیجہ میں ترقی کی رفتار تیز ہو جاتی ہے اور مومن جلدی جلدی ایک ترقی کے بعد دوسری ترقی سے ہمکنار ہوتے چلے جاتے ہیں اور حق کے کامل غلبہ کا زمانہ دن بدن قریب سے قریب تر ہو رہا ہوتا ہے۔ مومنوں کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ اس زمانہ میں سستی اور غفلت کو اپنے قریب نہ آنے دیں اور ابتلاؤں سے صحیح رنگ میں فائدہ اٹھا کر غلبۂ حق کی راہ پر تیزی سے آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔

مومن کی نشانی

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"مومن کی نشانی یہ ہے کہ وہ صرف صبر کرنے والا نہ ہو بلکہ اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ مصیبت پر راضی ہو۔ خدا کی رضا کے ساتھ اپنی رضا ملا لے۔ یہی مقام اعلیٰ ہے مصیبت کے وقت خدا تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھنا چاہیئے۔ منعم کو نعمتوں پر مقدم رکھو۔ بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ جب ان پر کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ شکوہ شروع کرتے ہیں گویا خدا تعالیٰ کے ساتھ قطع تعلق کرتے ہیں۔ بعض عورتیں کوستی ہیں اور گالیاں دیتی ہیں۔ بعض مرد بھی ایمانی حالت میں ناقص ہوتے ہیں۔"

(ملفوظاتِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد دہم صفحہ ۸۶،۸۷)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عالمی امن — اور — اسلام

مکرم مولوی برکت اللہ صاحب محمود مربی سلسلہ مقیم ملتان

خدا تعالیٰ کی مخلوق میں اشرف المخلوقات ہونے کا شرف صرف انسان کو حاصل ہوا ہے۔ کائنات کا سارا نظام انسان ہی کے لئے مسخر کیا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ کی صفت خالقیت کا بہترین نمونہ گوشت پوست کا بنا ہوا یہی وجود ہے جس کے متعلق فرمایا گیا۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ۔
(التین)

کہ ہم نے انسان کو بہترین صورت میں پیدا کیا

اس تقویم و تکرم کے باعث انسانی جان کی بقا اور حفاظت پر بہت زور دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

لَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ
(انعام ع ۱۹)

اور مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَیْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ فَکَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیْعًا ۚ وَمَنْ اَحْیَاھَا فَکَاَنَّمَآ اَحْیَا النَّاسَ جَمِیْعًا ۔
(مائدہ ع ۵)

انسانی جان کی حرمت کا خیال رکھو اور کسی شخص کو ناحق اور ناواجب طور پر قتل نہ کرو۔ اور جو کسی شخص کو بغیر اس کے کہ اس نے قتل کیا ہو یا ملک میں فساد پھیلایا ہو قتل کر دے تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کر دیا اور جو اسے زندہ کرے تو گویا اس نے تمام لوگوں کو زندہ کر دیا۔

حفاظت اور بقائے انسانی کی جدوجہد کے ادوار

ہر زمانے اور دور میں انسان کی حفاظت اور بقاء کے لئے مختلف ذرائع اختیار کئے گئے اور بسا اوقات اس ضرورت کے لئے جنگیں بھی لڑی گئیں۔ امن و عافیت کے حصول کے لئے انسان ہر دور میں کسی نہ کسی طاقت سے نبرد آزما رہا ہے۔ کبھی اندرونی بغاوت اور شورش کو دبانے اور کبھی بیرونی حملہ سے بچاؤ کے لئے سینہ سپر ہو کر میدان کارزار میں نکلا۔ کبھی اپنے رسم و رواج اور آیات اور تہذیب و تمدن کی بقاء کے لئے سرگرم عمل ہوا اور کبھی نظام کہنہ کی بیخ کنی اور نئے نظام کے قیام کی خاطر مصروف جدوجہد رہا۔

کئی بار انسان کے بنیادی حقوق کے نام پر خون کی ندیاں بہائی گئیں اور بارہا کمزور قوموں کے حقوق پر ڈاکہ ڈال کر ہوس ملک گیری کے نشہ میں آبادیوں کو ویرانوں میں تبدیل کر دیا گیا۔

المختصر ہر دور کے حاکم و بادشاہ لیڈر اور جرنیل ریفارمر اور فلاسفر اپنے اپنے نظریہ کے نظام کے تحت انسان کی بقا اور حفاظت کے لئے کوشاں رہے مگر تا ایندم انسان کا بنایا ہوا کوئی قانون اور نظام دنیا کو دائمی امن کی ضمانت نہ دے سکا اور نہ کبھی دے سکتا ہے

دور سائنس اور عالمی زندگی کا انتشار

اس زمانہ میں سائنس کی ترقیات اور نئی سے نئی ایجادات نے جہاں انسانی زندگی کے لئے ہر قسم کے آرام اور راحت و عیش کو سہل الحصول بنا دیا ہے۔ وہاں یہی ایجادات نسل انسانی کے لئے تباہی کا موجب بنتی جا رہی ہیں۔

انسان خود انسان کی ہلاکت کے درپے ہے۔ بیلوں میل وسیع و عریض فیکٹریاں اور کارخانے ہلاکت آفرین اور تباہ کن آتشیں اسلحہ کی تیاریاں روز بروز بڑھتی جا رہی ہیں اور قیام امن کے نام پر عالمی تباہی کے منصوبے ہو رہے ہیں۔

بڑی طاقتیں قیام امن کا ڈھول پیٹ رہی ہیں۔ اور ساتھ ہی ساتھ خرمن امن کو آگ بھی لگائی جا رہی ہے۔ تخفیف اسلحہ کے معاہدات اور امن کے نعروں کے پس پردہ عالمی امن کی تباہی کے لئے وہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ جس کا تصور بھی ایک قیامت ہے۔

ماضی کی دو عظیم جنگوں میں لاکھوں انسان لقمۂ اجل بن چکے ہیں اور اب تیسری عالمگیر جنگ کے بھیانک بادل دنیا پر منڈلا رہے ہیں۔ آگ اور خون کا ایک سیل بیکراں ہے جو بڑھتا چلا آ رہا ہے۔ اور خدا جانے یہ سیل عظیم اس ہنستی بستی دنیا کو کب ویرانے میں تبدیل کر دے بقول شاعر اس وقت صورت حال یہ ہے

اَرٰی تَحْتَ الرَّمَادِ وَمِیْضَ جَمْرٍ
وَیُوْشِکُ اَنْ یَّکُوْنَ لَھَا ضَرَامُ

کہ میں راکھ کے نیچے ایک انگارہ دیکھ رہا ہوں جو قریب ہے کہ ایک شعلہ بن کر بھڑک اٹھے۔ راکھ ہٹی۔ ہوا لگی اور چنگاری شعلہ بن گئی۔ تو امن و عافیت کا یہ خرمن جل کر راکھ ہو جائے گا۔

عالمی ذہن پر پریشانی کے اسباب

دنیا اس وقت دو متحارب گروہوں میں تقسیم ہو چکی ہے۔

۱۔ روس جو اشتمالیت اور اشتراکیت کا علمبردار سمجھا جاتا ہے۔

۲۔ امریکہ جو سرمایہ داری نظام کی سرپرستی کا دعویدار ہے۔

اور جو ممالک خود کو ان دونوں بلاکوں سے علیحدہ رکھنا چاہتے ہیں۔ اور وہ غیر جانبدار کہلانا پسند کرتے ہیں۔ دراصل وہ بھی ان دونوں حریفوں میں سے کسی ایک کی طرف جھکاؤ رکھتے ہیں۔ اور کلیۃً غیر جانبدار رہ بھی نہیں سکتے۔ بلکہ اپنی جغرافیائی حیثیت کی وجہ سے اور بعض اپنی معاشی اور سیاسی عدم استحکام کے باعث اشتراکی یا سرمایہ دارانہ نظام کی حمایت پر مجبور ہیں۔

ہر ملک اور قوم مادی ذرائع کے حصول میں دیوانہ ہو رہی ہے۔ حرص اور طمع کی بھوک شدت اختیار کر چکی ہے۔

زر اور زمین کی بڑھتی ہوئی خواہش میں افراد سے بڑھ کر حکومتیں ہر جائز اور ناجائز طریق سے کمزور ممالک کے ذرائع اور وسائل پر قابض ہونے کی فکر میں ہیں۔

اسی حرص و طمع نے سرمایہ دار اور مزدور جاگیردار اور مزارع کے اختلافات کو اس قدر بڑھا دیا ہے کہ ان میں شدید ذہنی ٹکراؤ ہے۔

مادی ترقیات اور ذرائع کی کثرت نے اخلاقی اور روحانی قدروں کو پامال کر دیا ہے انسانی ہمدردی مٹ چکی ہے۔ حسد و بغض نفرت و حقارت اور انتقام کی آگ بھڑک رہی ہے اور اس سے بچاؤ کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔

عالمی حرص و طمع کے تباہ کن نتائج

حرص و طمع کے بھوت نے ایک صدی تک برصغیر (پاک و ہند) کو غلامی کی زنجیروں میں جکڑے رکھا اور پھوڑا تو اس وقت جب سونے کی چڑیا کے تمام بال و پر نوچ لئے گئے

جرمنی کو میٹھا سیب سمجھ کر اس کے پانی کا آخری قطرہ تک نچوڑ لیا گیا۔ جس کے رد عمل کے طور پر دوسری جنگ عظیم نے جنم لیا۔ اس ظلم و استبداد کے خلاف نازی ڈکٹیٹر ہٹلر نے ۱۹۳۳ء میں جرمن پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ

"۱۹۱۹ء میں بھرے ہوئے پستول کی نالی کی زد میں لے کر ہم سے دستخط کرائے گئے اور ہمیں دھمکی دی گئی کہ اگر ان شرائط پر دستخط نہ کئے گئے تو جرمنی کے لاکھوں باشندے بھوک سے تڑپ تڑپ کر مر جائیں گے۔"

چنانچہ اسی دھمکی اور دباؤ کے نتیجہ میں دوسری خوفناک جنگ ہوئی۔ لاکھوں بچے یتیم ہوئے۔ ہزاروں سہاگنیں بیوہ ہوئیں۔ اس جنگ کی تباہ کاریوں کی لرزہ خیز داستان صدیوں تک درس عبرت دیتی رہیں گی۔

مشرق وسطیٰ میں تیل کے سیال سونے پر ڈاکہ ڈالنے کی خاطر ترکی کی عظیم مسلم حکومت کو چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ اور اس طرح پھوٹ ڈالو اور حکومت کرو" کی ظالمانہ روش اختیار کر کے ان اسلامی ریاستوں میں باہمی انتشار اور افتراق پیدا کر کے نفرت اور بدظنی کا دروازہ کھول دیا گیا۔

عالم اسلام کے وسط میں اسرائیلی ریاست قائم کر کے فلسطینیوں کو نکال باہر کیا گیا اس طرح جو لوگ زمینوں اور جائدادوں کے مالک تھے وہ سرگرداں ہیں اور خانہ بدوشی پر مجبور۔ مسلم حکومتوں کو کمزور کر کے اور مضبوط فوجی اڈے قائم کر کے ہمیشہ کے لئے خطرہ کی ایک تلوار مسلط کر دی گئی ہے۔ مگر وہ وقت ضرور آئے گا جب یہ تلوار ٹوٹے گی انشاء اللہ

اسی طرح کئی اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے بہادر سپوتوں کے خون سے مہذب اور متمدن درندوں کی کچلیوں کو تر رکھا۔ اور وہ مدتوں تک ظلم و جور کی چکی میں پستے رہے۔ مگر دنیا کے کسی قانون میں اس وحشیانہ بربریت کے انسداد کے لئے کوئی شق یا دفعہ موجود نہیں تھی۔

امن عالم کے بلند بانگ دعوے کرنے والوں کا عمل یہ ہے کہ انہوں نے محض قومی اور نسلی تعصب کی وجہ سے انصاف کے اصولوں کو بالائے طاق رکھ کر صدیوں تک افریقہ کی سیاہ فام آبادی کو اپنا غلام بنائے رکھا۔ ان سے بھیڑ بکریوں کا سا سلوک کیا جاتا۔ جمعی جرائم کی سخت سے سخت سزا دی جاتی۔ بعض جرائم کی سزا میں ان کی زبانوں پر دہریتے سانپوں سے ڈسوایا گیا۔ نفرت و حقارت سے انہیں اپنی آبادیوں سے دور رکھا جاتا رہا۔ ان کی قومی و ملکی غیرت و حمیت کو طاقت و اقتدار کے بل پر کچل کچل کر رکھ دیا گیا۔ ایک زمانے تک وہ مختلف ممالک کی منڈیوں میں مویشیوں کی طرح فروخت ہوتے رہے۔ افسوس کہ آج تک دنیا کی سب سے بڑی مہذب اور امن عالم کی دعویدار حکومت اس نسلی تعصب کو ختم کرنے میں ناکام رہی ہے۔ کیونکہ اس کا امن اور انصاف کا پیمانہ ایک نہیں ہے۔

اس نسلی تعصب کا مظاہرہ ایک عرصہ سے رہوڈیشیا (جنوبی افریقہ) میں ہو رہا ہے یہی کھیل کشمیر، بھارت، فلپائن، برما اور اب بلغاریہ میں کھیلا جا رہا ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ کہیں مذہبی تعصب کے ناگ انسانیت کا خون چوس رہے ہیں۔ اور کہیں نسلی تعصب کا اژدھا انسانیت کو نگل رہا ہے۔

ان تمام ہولناکیوں کا آخر علاج کیا ہے؟

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ دنیا کو اس ہلاکت آفرینی سے بچانے کا کیا علاج ہے کیا دنیا کو کوئی قانون اور مذہب اس نیم جان انسانیت کو زندگی کا پیغام دے سکتا ہے یا نہیں؟

ہمارا جواب یہ ہے کہ "ہاں" اس ہمہ گیر خرابی اور بگاڑ کا علاج صرف اور صرف قرآن اور صاحب قرآن کے بتائے زریں اصولوں اور تعلیمات سے نہ صرف ممکن ہے بلکہ زمانہ اسلام کا دور اول اور طرز حکومت ضمانت ہے ہر دور میں عالمی سلامتی کی۔ ہمارا یہ محض دعوے ہی نہیں بلکہ تاریخی شواہد اور واقعات اس حقیقت کو تسلیم کرانے کے لئے ہیں اور یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کو جھٹلایا نہیں جا سکتا۔ تاریخ نے ہمیشہ ان حقائق کو زندہ رکھا ہے۔

اسلام کا پیش کردہ نظام قرآنی ہی امن عالم کی ضمانت ہے

دنیا میں جس قدر مذاہب ہیں ان میں سوائے اسلام کے کوئی بھی ایسا نہیں جو امن عالم کے قیام کے لئے کوئی اصول پیش کر سکے۔ یہ برتری اور عظمت صرف اسلام کی ہمہ گیر تعلیم کو ہی حاصل ہے۔

اسلام امن عالم کے قیام کے لئے جو اصول پیش کرتا ہے۔ وہ نہایت ارفع۔ اعلیٰ اور فطرت انسانی کے عین مطابق ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ اسلامی قانون کے اثر سے جہاں پہلے طاغوت پرستی و کج روی رہی منافقت اور دشمنی کے طوفان کے باعث یاسیت چھائی ہوئی تھی۔ وہاں خدا پرستی، صداقت شعاری، نیکوکاری اور اخوت باہمی اور شفقت و محبت کا پرسکون نظام قائم ہو گیا۔ محبت و اخلاص کی جگہ فراخی اور آسودگی آ گئی۔

بین الاقوامی امن کا آغاز

قانون اور شریعت کو بین الاقوامی حیثیت اس وقت حاصل ہوئی جب عالمگیر نبوت کا آغاز ہوا۔ قرآن مجید وہ واحد کتاب ہے جس کے اصول و قوانین دائمی اور عالمی ہیں۔ جس میں عربی عجمی، ہندی، توارانی کی کوئی حد بندی نہیں ہے۔

انسانی مساوات کے لئے قرآن کریم جو اصل الاصول پیش کرتا ہے وہ یہ ہے کہ دنیا میں جو کچھ موجود ہے۔ وہ سب بنی نوع انسان کی مشترکہ وراثت ہے۔ اس کی ملکیت کا حق کسی ایک فرد یا ایک قوم یا ایک ملک کو نہیں اے کاش! اہل مہذب و متمدن دنیا کے مدبرین اور مقننین اس راز کو پا لیں۔ امن اس وقت تک قائم نہیں ہو سکتا جب تک خدا تعالیٰ کی بنائی ہوئی اس دنیا میں خدا تعالیٰ کا بتایا ہوا قانون جاری نہیں ہو جاتا اور اس پاک ہستی کی بالادستی کو تسلیم نہیں کیا جاتا۔ اسلام جس کے نام میں دائمی سلامتی اور عافیت ہے وہی ایک ایسا ضابطہ اور اصول پیش کرتا ہے۔ جس سے عالمی امن اور فساد کی جڑ کٹ جائے۔ چنانچہ فرمایا۔

لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ ۚ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ

(طٰہٰ ع ۸)

یعنی تو اپنی آنکھوں کو دنیاوی منافع کی طرف جو تمہارے سوا دوسری اقوام کو دیا ہے مت پھیلا کر دیکھ۔ اگر دوسروں پر تعدی کر کے مال جمع کرو گے تو وہ نفع نہ دے گا نہ قائم رہے گا۔ یہ مال تو ان کے لئے باعث ابتلا ہے۔ اور خدا کا عطا کردہ رزق ہی بہتر اور باقی رہنے والا ہے۔

اسلام ملک ہوس گیری کی ممانعت کرتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اسلام نے ملک گیری کے لئے جنگیں لڑنے کی کوئی تعلیم نہیں دی نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کے بعد آپ کے خلفائے راشدین نے ملک گیری کی ہوس میں کبھی بھی کسی ملک پر چڑھائی نہیں کی اور یہ بات چیلنج کے طور پر کہی جا سکتی ہے۔ کہ اسلام کے ابتدائی دور میں کوئی ایک مثال بھی ایسی نہیں پیش کی جا سکتی۔ کہ مسلمانوں نے حصول زر اور زمین کے لئے کبھی کسی ملک میں حملہ کیا ہو۔ ہاں مسلمانوں نے دوسرے ممالک کو مفتوح و مغلوب ضرور کیا۔ مگر یہ سب اپنے دفاع اور تہذیب اسلامی کی خاطر کیا۔ اور ایسی تہذیب جو دنیا کے لئے امن و سلامتی کا گہوارہ ہو اس کی حفاظت اور بقا کے لئے دفاع نہ صرف جائز بلکہ ضروری تھا اور رہے گا۔ چنانچہ اسلام ایسے شر کو مٹا دینے کا اعلان کرتا ہے۔ جو انسانی سکون کو تباہ و برباد کر دینے والا ہو اور بدامنی کے پھیلانے کا سبب ہو۔

(باقی)

ترقی اسلام کے اصولوں سے ہو گی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اسلام جو یہ ایمانی قوت لے کر آیا تھا بہت ضعیف ہو گیا ہے اور عام طور پر مسلمانوں نے محسوس کر لیا ہے کہ وہ کمزور ہیں ورنہ کیا وجہ ہے کہ آئے دن جلسے اور مجلسیں ہوتی رہتی ہیں اور نت نئی انجمنیں بنتی جاتی ہیں۔ جن کا یہ دعوے ہے کہ وہ اسلام کی حمایت اور امداد کے لئے کام کرتی ہیں۔ مجھے افسوس ہوتا ہے کہ ان مجلسوں میں قوم قوم تو پکارتے ہیں۔ قومی ترقی قومی ترقی کے گیت گاتے ہیں۔ لیکن کوئی مجھ کو یہ بتائے کہ کیا پہلے زمانہ میں جب قوم بنی تھی وہ یورپ کے اتباع سے بنی تھی؟ کیا مغربی قوموں کے نقش قدم پر چل کر انہوں نے ساری ترقیاں کی تھیں۔ اگر یہ ثابت ہو جاوے کہ ہاں اسی طرح ترقی کی تھی تو بے شک گناہ ہو گا اگر ہم اہل یورپ کے نقش قدم پر نہ چلیں۔

لیکن اگر ثابت نہ ہوا اور ہرگز ثابت نہ ہو گا تو کس قدر ظلم ہے کہ اسلام کے اصولوں کو چھوڑ کر جس نے ایک وحشی دنیا کو انسان اور انسان سے باخدا انسان بنایا۔ ایک دنیا پرست قوم کی پیروی کی جائے جو لوگ اسلام کی بہتری اور زندگی مغربی دنیا کو قبلہ بنا کر چاہتے ہیں وہ کامیاب نہیں ہو سکتے۔ کامیاب وہی لوگ ہوں گے جو قرآن کریم کے تحت چلتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۵۶، ۱۵۷)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بینڈل سٹیٹ کے دارالخلافہ بینن میں

احمدیہ سنٹرل مسجد کا شاندار افتتاح

مکرم محمد اجمل صاحب شاہد ایم۔اے امیر و مبلغ انچارج نائیجیریا

نائیجیریا میں بینڈل سٹیٹ کے دارالخلافہ بینن (BENIN CITY) میں ۲۰ر اکتوبر کو احمدیہ سنٹرل مسجد کا افتتاح عمل میں آیا اور اس طرح ہمیں خدا تعالیٰ کے فضل سے تمام سٹیٹس کے اہم مقامات اور خاص طور پر ان کے دارالخلافہ میں مساجد کے تعمیر کے پروگرام کے سلسلہ میں ایک اہم مرحلہ طے کرنے اور مسجد سے ملحقہ پلاٹ میں مبلغ کی رہائش کے لئے مشن ہاؤس کے شروع کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ الحمد للہ۔

بینن نائیجیریا کا اہم اور تاریخی شہر ہے۔ یہاں پر مسجد کے لئے زمین کے حاصل کرنے میں کئی مشکلات درپیش تھیں اس کی بڑی وجہ مقامی لوگوں کی اسلام دشمنی اور بدمذہب عقائد و رسوم اور خفیہ سوسائیٹیوں سے گہرا لگاؤ تھا۔ اس کے علاوہ خود جماعت کے مالی ذرائع کی کمی بھی تھی مگر بالآخر خدا تعالیٰ نے ۱۹۷۵ء میں ایئرپورٹ کے قریبی علاقہ میں ایک قطعہ زمین فراہم فرما دیا اور اگلے سال جماعت نے ہمت کر کے مسجد کے سنگ بنیاد کی صورت پیدا کر دی۔ مسجد کے لئے ایک خوبصورت پلان ہمارے آرچیٹیکٹ مکرم عبدالحمید صاحب نے تیار کیا تھا اور تین سال کی مسلسل کوشش سے یہ مسجد پایہ تکمیل کو پہنچ گئی۔ الحمد للہ

چنانچہ اس سٹیٹ کی سرکٹ میٹنگ جو ۲۰ اور ۲۱ر اکتوبر کو منعقد ہوئی اس موقع پر اس مسجد کے افتتاح کی تقریب نہایت وسیع پیمانہ پر اور شاندار طور پر منائی گئی۔ اس کے لئے ایک وسیع پنڈال تیار کیا گیا تھا جسے جھنڈیوں اور بینرز سے سجایا گیا تھا۔

افتتاحی تقریب کی صدارت بینن کے چیف امام الحاج اوتوکیتی صاحب نے کی اور اس کا آغاز تلاوت تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مولوی عزیز الرحمٰن صاحب خالد نے کی۔ اس کے بعد مشن کے سیکرٹری مکرم عزیز ادجیرے صاحب نے سپاسنامہ پیش کیا جس میں مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں ایگوسس میں جماعت کے ہیڈ کوارٹر کی مالی اور اخلاقی حوصلہ افزائی کو خاص طور پر سراہا۔ نیز صاحب صدر کی وسعت قلبی اور اسلامی اخلاق کے سلسلہ میں قابل تقلید نمونہ کا ذکر کیا جنہوں نے ایک عرصہ تک جماعت کو اپنی مسجد نماز جمعہ کے لئے اس وقت تک دیدی جب تک جماعت نے خود اپنی مسجد تعمیر نہ کر لی۔ اس کے بعد صاحب صدر نے حاضرین سے خطاب کیا اور اس امر پر انتہائی خوشی کا اظہار کیا کہ جماعت احمدیہ کی اس مسجد کی تعمیر سے اس شہر میں مساجد کی تعداد چودہ تک پہنچ گئی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ امید ہے کہ یہ مرکز بینن کے علاقہ میں بدمذاہب کے غلط اور مہلک عقائد کو اسی طرح تباہ کرنے کا موجب ہوگا جیسے اسلام کی ابتدائی تاریخ میں ہو چکا ہے۔

مسجد کا رسمی طور پر فیتہ کاٹ کر افتتاح کرنے سے قبل خاکسار نے بھی حاضرین سے خطاب کیا اور اس اہم پروجیکٹ کی تکمیل پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا نیز اسلام میں خانہ خدا کی اہمیت اور اس سے وابستہ تربیتی اور روحانی فوائد کا ذکر کیا۔ اس کے بعد مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔ اور حاضرین نے نعرہ ہائے تکبیر۔ اسلام، احمدیت، خلیفۃ المسیح زندہ باد کے نعرے بلند کئے۔ اس کے بعد مشن ہاؤس کے سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب تھی اس بلڈنگ کی تعمیر کا سلسلہ بھی پہلے کا شروع ہو چکا ہے۔ اس موقع پر حاضرین سے صاحب صدر چیف امام صاحب نے عطیہ جات کی اپیل کی اور تقریباً اڑھائی ہزار نیرے (۲۰ ہزار پاکستانی روپے) موقع پر جمع ہو گئے۔ دعا پر یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ اس خانہ خدا کو اس علاقہ میں اسلام اور احمدیت کی مؤثر اشاعت اور لوگوں کو راہ ہدایت پر لانے کا موجب بنائے۔ آمین

درخواست دعا

خاکسار چند دن سے بعارضہ پیچش اور بخار بیمار ہے۔ گو پہلے سے آرام ہے مگر مکمل طور پر آرام نہیں جس کی وجہ سے کمر میں شدید درد ہے۔

احباب کی خدمت میں جلد اور صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

محمد ارشد

کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ

تحریک جدید کی مالی قربانی کے دو مقاصد

اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور الٰہی سلسلہ کی مضبوطی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"ہم جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں تو ہمارے سامنے دو مقاصد ہوتے ہیں۔ فرمایا مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ۔ ایک تو اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنا مطلوب ہوتا ہے اور دوسرے انسان خود کو ان اخراجات کے ذریعہ جو وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں کرتا ہے مضبوط کرتا ہے۔ سچی بات یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ہمارے اموال کی ضرورت نہیں وہ خود خالق اور مالک ہے۔۔۔۔۔۔ اس کے حضور پیش کرنے کا مطلب اس کے سوا کچھ نہیں ہوتا کہ اس کی رضا ہمیں حاصل ہو اور یہ کہ الٰہی سلسلہ میں ایک مضبوطی پیدا ہو۔"

(الفضل ۱۱ر دسمبر ۱۹۷۳ء)

تحریک جدید کے وعدے بھجوانے میں جتنی جلدی کی جائے گی اسی قدر زیادہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہوگی۔ اس لئے جملہ جماعتیں اس طرف فوری توجہ فرمائیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

مقابلہ مضمون نویسی برائے اطفال و ناصرات

ہر سال اطفال و ناصرات کا علمی و ادبی ذوق اجاگر کرنے کے لئے اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے ایک سالانہ مقابلہ مضمون نویسی ہوتا ہے۔ امسال اس مقابلہ کے لئے عنوان

"سیرت حضرت عمر فاروق رضؓ"

ہے۔

اوّل، دوم اور سوم آنے والوں کو علی الترتیب دو سو (۲۰۰)، ڈیڑھ سو (۱۵۰) اور ایک سو روپے (۱۰۰) نقد بطور انعام دیئے جائیں گے۔

یہ مضمون کم از کم پانچ اور زیادہ سے زیادہ سات فل سکیپ صفحات پر مشتمل ہو۔ اور ۳۱ر جولائی ۱۹۸۰ء تک دفتر اطفال الاحمدیہ مرکزیہ میں پہنچ جانا چاہیئے۔

پتہ اور حوالے مکمل اور صاف لکھیں۔

(سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

قرارداد تعزیت

مورخہ ۱۴ر دسمبر ۱۹۷۹ء بعد از نماز جمعہ مسجد احمدیہ سول کوارٹرز میں لجنہ اماء اللہ پشاور کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ پشاور منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں محترم عبدالقدوس خانصاحب امیر جماعت احمدیہ کی وفات پر نہایت رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ ان کی وفات کو ایک عظیم جماعتی سانحہ قرار دیا گیا۔

مرحوم ایک نیک، متقی اور نہایت بردبار طبیعت کے مالک تھے۔ جماعت کا کام نہایت جانفشانی سے کرتے تھے۔ لجنہ اماء اللہ پشاور کے ساتھ ہمیشہ تعاون کیا اور قیمتی مشوروں سے نوازا۔ دعا ہے کہ آپ کی وفات سے جماعت احمدیہ پشاور میں جو خلاء پیدا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو اپنے خاص فضل سے پُر کرے اور مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین۔

لجنہ اماء اللہ کی ممبرات مرحوم کی بیگم صاحبہ، صاحبزادگان اور صاحبزادیوں سے ہمدردی کا اظہار کرتی ہیں اور دعا کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور آپ کی اولاد کو آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(صدر لجنہ اماء اللہ۔ پشاور)

خط و کتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر (چٹ نمبر) کا حوالہ ضرور دیں (مینجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کے ستاسی ویں جلسہ سالانہ کی مختصر روداد

۲۸ دسمبر ۱۹۷۹ء ـــــ پانچواں اجلاس

جماعت احمدیہ کے ستاسی ویں جلسہ سالانہ کا پانچواں اجلاس ۲۸ دسمبر ۱۹۷۹ء کو سوا نو بجے صبح زیر صدارت محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ فیصل آباد منعقد ہوا۔ مکرم حافظ عبد الحفیظ صاحب شاہد مربی سلسلہ نے قرآن کریم کی تلاوت کی اور پھر مکرم مبشر احمد صاحب لاہور نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا منظوم اردو کلام ترنم سے سنایا

صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از روئے قرآن کریم

اس کے بعد محترم مولانا چراغدین صاحب فاضل مربی سلسلہ احمدیہ نے "صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از روئے قرآن کریم" کے موضوع پر تقریر فرمائی آپ نے فرمایا جو مضمون میں اب آپ کے سامنے بیان کرنا چاہتا ہوں وہ بڑا ہی اہم اور ضروری ہے کیونکہ آج سے چودہ سو سال قبل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب تم آنے والے موعود کو دیکھو تو اس کی بیعت کرو خواہ تمہیں برفانی پہاڑوں پر گھٹنوں کے بل ہی جانا پڑے (مسند احمد بن حنبل جزو ۶) پھر فرمایا وہ امت ہرگز ہلاک نہیں ہو سکتی جس کے اول میں میں ہوں۔ اور آخر میں مسیح موعود ہوگا۔ (جامع الصغیر للسیوطی) گویا یہ دونو وجود امت محمدیہ کے لئے دو محفوظ قلعوں کی طرح ہوں گے اور انہی دو وجودوں سے اسلام کی حفاظت اور اس کی عالمگیر ترقی وابستہ ہے۔

محترم مولانا نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ دعویٰ فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مخلوق کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے مبعوث فرمایا ہے اور میں ہی وہ موعود ہوں جس کا وعدہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دیا تھا۔ نیز آپ نے فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان اور عظمت کو دنیا پر آشکار کرنے کا کام اور اسلام کو دیگر ادیان پر غالب کرنے کا کام آپ کے سپرد کیا گیا۔ آپ نے اس دعویٰ کو قرآن کریم میں بیان کردہ مامورین کی صداقت کے معیاروں سے پرکھا جا سکتا ہے وقت کی کمی کی وجہ سے میں اس وقت صرف چار معیار بیان کروں گا۔

ضرورت زمانہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام جس زمانہ میں مبعوث ہوئے وہ ظہر الفساد فی البر والبحر کا مصداق ہوتا۔ یعنی اہل کتاب بھی بگڑ گئے اور جن کے ہاتھوں میں کوئی آسمانی کتاب نہیں تھی اور وہ خشک جنگلی کی طرح تھے وہ بھی بگڑ گئے مسلمانوں پر مذہبی علمی سیاسی تمدنی اور اقتصادی اور معاشرتی زوال آچکا تھا۔ قوم کے ہمدرد اور لیڈر اسلام کا مرثیہ پڑھ رہے تھے۔ تمام دنیا تاریکی میں ڈوبی ہوئی تھی اور تمام قومیں غفلت اور عصیان کے سیلاب میں بہے جا رہی تھیں اور چلائے جا رہی تھیں کہ کوئی ہادی اور راہنما آئے جو اس ڈوبتی ناؤ کو کنارے لگائے مسلمانوں کے علاوہ زرتشتی یہودی عیسائی اور ہندو بھی ایک مصلح کے منتظر تھے۔

غرض زمانہ ایک مصلح کا متقضی تھا اور یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ اللہ تعالیٰ تاریکی کو تو پھیلنے دے مگر نور پیدا نہ کرے، تشنگی اور پیاس سے مخلوق کو تڑپتا دیکھے مگر پانی کی نہر جاری نہ کرے زہر پھیلنے دے اور تریاق پیدا نہ کرے پس خدا تعالیٰ نے انہیں سنت قدیمہ کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات میں اس زمانہ کے روحانی بیماروں پر نظر کرم فرما کر ایک طبیب حاذق پیدا کر دیا

(دلیل دوم)

قبل از دعویٰ پاکیزہ زندگی

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کسی مامور من اللہ کے لئے یہ ضروری قرار دیا ہے کہ اس کے دعویٰ سے پہلے کی زندگی پاکیزہ اور مطہر ہو اور کسی کو انگشت نمائی کا موقع نہ ملے (یونس آیت ۱۷) اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے لئے بھی اس معیار کو پیش فرمایا ہے عقلاً بھی دنیا کی ہر چیز ایک تسلسل کو چاہتی ہے اور ہر چیز مدارج رکھتی ہے اور وہ ان مدارج کو چھوڑ کر اپنی انتہا اور کمال کو نہیں پہنچ سکتی۔ پس یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ ایک شخص جس نے زندگی میں کبھی معمولی جھوٹ بھی نہ بولا جو وہ یکدم اللہ تعالیٰ پر افتراء کرنے لگ جائے یہی وہ زبردست دلیل تھی جس نے حضرت ابوبکرؓ کے دل میں گھر کر لیا اور یہی وہ دلیل تھی جسے دیکھ کر کہ حضرت خدیجہؓ حضرت علیؓ اور حضرت زید بن حارث ایمان لائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اپنی صداقت کیلئے اس معیار کو پیش فرمایا اور لکھا "تم میں سے کون ہے جو میری زندگی پر نکتہ چینی کر سکتا ہے"۔

آپ کی قبل از دعویٰ پاکیزہ زندگی کا اپنوں نے ہی نہیں آپ کے شدید دشمنوں نے بھی اعتراف کیا ہے پس اگر قرآنی معیار صداقت کے موافق آپ کی زندگی قبل از دعویٰ پاکیزہ و مطہر تھی تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آپ یکدم اتنا بڑا جھوٹ بولنے لگ جائیں کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوں حالانکہ آپ خدا تعالیٰ کی طرف سے نہ ہوں۔

(تیسری دلیل)

محترم مولانا نے فرمایا کسی مامور من اللہ کی صداقت کو دیکھنے کے لئے ایک معیار قرآن کریم نے یہ بیان فرمائی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ پر افتراء کرنے والے کو اللہ تعالیٰ مہلت نہیں دیتا بلکہ اسے ہلاک کر دیتا ہے (الحاقہ) سلف صالحین نے یہ بھی لکھا ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف جھوٹا الہام منسوب کرنے والا ۲۳ سال کی مہلت نہیں پا سکتا بلکہ اس سے پہلے ہلاک کر دیا جاتا ہے (تفسیر کبیر شرح عقائد نسفی۔ زاد المعاد اور تفسیر ثنائی وغیرہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی تحریر فرمایا ہے۔

"اگر یہ بات صحیح ہے کہ کوئی شخص نبی یا رسول اور مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ کر کے اور کھلے کھلے طور پر خدا کے نام پر کلمات لوگوں کو سنا کر پھر باوجود مفتری ہونے کے جو زمانہ وحی آنحضرت صلعم سے زندہ رہا ہے تو میں ایسی نظیر پیش کرنے والے کو بعد اس کے جو مجھے میرے ثبوت کے موافق یا قرآن کے ثبوت کے موافق ثبوت دے دے پانچ سو روپیہ نقد دونگا" (اربعین ص۸) اگر ایسا ثبوت پیش کر دیا جائے تو میں اپنی سارے کتابیں جلا دوں گا۔"

(ملفوظات جلد ۲)

اس کے بعد آپ فرماتے ہیں۔

"خدا تعالیٰ کبھی کسی مفتری کو مہلت نہیں دیتا ..... اس اصول پر ہمارا اب تک رہنا اور اس سلسلہ کا نشو و نما پانا اور دن بدن ترقی کرنا بھی چھوٹی بات نہیں اگر کوئی خدا ترس اس پر غور کرے تو اس کے لئے یہ کم نشان نہیں ہے۔"

(ملفوظات جلد ۶)

چوتھی دلیل

چوتھی دلیل جس پر کسی مامور من اللہ کی صداقت کو پرکھا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اٹل قانون ہے کہ اس کے مامور ہی انجام کار کامیاب و کامران ہوتے ہیں اور انہیں ہی حقیقی غلبہ عطا کیا جاتا ہے اور وہی نصرت الٰہی کے مورد ہوتے ہیں (مجادلہ) اللہ تعالیٰ نے اپنی صفات قوی و عزیز کا یہ ثبوت دیا ہے کہ اللہ کے رسول بے سروسامانی کی حالت میں اکیلے اٹھتے ہیں لیکن وہ کامیاب ہو جاتے ہیں لیکن ان کے مخالفین باوجود دنیوی اور ظاہری سامانوں کے اس کے رسولوں کے مقابلہ میں ناکام رہتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی جب دعویٰ ماموریت فرمایا۔ تو آپ اکیلے تھے بیکس تھے آپ کے پاس نہ اقتدار تھا نہ دولت پھر آپ کے خلاف مخالفت کی آندھیاں اٹھیں دشمنی کے عظیم طوفان بپا ہوئے لیکن دنیا چاروں طرف سے آپ کی غلامی میں داخل ہوتی چلی گئی اللہ تعالیٰ نے ہر میدان میں آپ کو غلبہ بخشا اور آپ کی تائید فرمائی۔ اب دنیا کا وہ کونسا گوشہ ہے جہاں اس کے نام لیوا موجود نہیں خدا کا خوف رکھنے اور تعصب سے کام نہ لینے والوں کے لئے تو آپ کی صداقت کے لئے یہ ایک نشان ہی کافی ہے۔

سنگاپور کے وفد کے نمائندہ کی تقریر

محترم مولانا چراغدین صاحب فاضل کی تقریر کے بعد مکرم حاجی ضمرہ محمد سعید صاحب نے نمائندہ وفد سنگاپور کی حیثیت سے ملاکی زبان میں مختصر خطاب فرمایا۔ آپ نے سب سے پہلے سنگاپور کے احمدی بھائیوں اور بہنوں کی طرف سے سب حاضرین جلسہ کو سلام کا محبت بھرا پیغام پہنچایا اور پھر فرمایا جلسہ پر آنیکی خواہش تو وہاں کے بہت سے دوستوں کی تھی لیکن پیش آمدہ مشکلات کی وجہ سے اکثر دوست یہاں نہیں آسکے۔ ہم صرف سات افراد (چار مرد۔ تین عورتیں) آئے ہیں۔ لیکن اس موقع کا فائدہ اٹھا کر احباب کی خدمت میں یہ درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ احباب دعا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعا فرمائیں۔ کہ سنگاپور میں اسلام اور احمدیت کی تبلیغ میں جو مشکلات پیش آرہی ہیں اللہ تعالیٰ انہیں دور فرمائے۔ وہاں کے لوگوں کو جلد احمدیت کی نعمت سے بہرہ ور کرے اور ہمارے پرانے مبلغین نے بڑی جانفشانی سے جو قربانیاں پیش کی ہیں اللہ تعالیٰ ان کا بہتر نتیجہ پیدا کرے۔ آمین

ذکرِ حبیب علیہ السلام

سنگاپور کے نمائندہ کی تقریر کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے "ذکرِ حبیب" کے عنوان سے سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا میرا آج کا مضمون میری گذشتہ جلسہ سالانہ کے موقع پر تقاریر کے تسلسل میں ہے۔ اس لئے میں بغیر کسی تمہید کے اپنا مضمون بیان کروں گا۔

یاد رہے کہ گذشتہ جلسہ سالانہ کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب میں متعدد جگہ پر معجزہ کی تشریح اور اس کی اقسام پر روشنی ڈالی ہے اور آپ نے فرمایا ہے کہ معجزہ دراصل وہ امر ہے جو کسی نبی یا مامور من اللہ سے باذن اللہ صادر ہوا ہو اور فریق مخالف اس کی نظیر لانے سے قاصر ہو خواہ وہ امر انسانی طاقت کے اندر ہی کیوں نہ ہو۔ اور معجزہ کی غرض جھوٹے اور سچے کے درمیان ما بہ الامتیاز پیدا کرنا ہوتا ہے زندہ معجزات کسی مذہب کے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہونے پر ناقابلِ تردید ثبوت ہوتے ہیں یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء کو ان کے زمانہ کے مطابق معجزات عطا کرتا ہے چنانچہ اس زمانہ کے مامور و مرسل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی معجزات عطا ہوئے جو بڑی عظمت و شان کے حامل تھے اور یہ معجزات دراصل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی کے خوارق و معجزات ہیں کیونکہ یہ آپ ہی کے اتباع کے ثمرات ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اقتداری معجزات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے اپنی کتاب سیرت المہدی میں حضرت میاں محمد عبد اللہ صاحب سنوریؓ کی ایک روایت درج فرمائی ہے کہ ایک دفعہ مہمان آئے تو کھانا تھوڑا تھا خاص طور پر زردہ کی مقدار تو بہت تھوڑی تھی حضرت اماں جانؓ کو آپؑ نے فرمایا۔

"تم زردہ کا برتن میرے پاس لاؤ
چنانچہ حضرت صاحبؑ نے اس
برتن پر رومال ڈھانک دیا
اور پھر رومال کے نیچے سے اپنا
ہاتھ گذار کر اپنی انگلیاں زردہ
میں داخل کر دیں اور پھر کہا
اب تم سب کے واسطے کھانا
نکالو۔ خدا برکت دے گا چنانچہ
..... زردہ سب کے واسطے
آیا اور سب نے کھایا اور پھر
بھی بچ گیا۔"

حضرت اماں جانؓ فرمایا کرتی تھیں کہ اس قسم کے واقعات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی برکت سے بارہا ہوتے ہیں محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۹۰۱ء میں یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ تمام پنجاب میں طاعون پھیل جائے گی اور ہر ایک مقام طاعون سے آلودہ ہوگا۔ اور بہت مری پڑے گی اور ہزارہا لوگ طاعون کا شکار ہو جائیں گے۔ اور آپ کو دکھایا گیا کہ ہر ایک جگہ اور ہر ایک ضلع میں طاعون کے درخت لگائے گئے ہیں لیکن بعد میں "کشتی نوح" میں آپؑ نے لکھا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے۔

"میں ہر ایک ایسے شخص کو
طاعون کی موت سے بچاؤں گا
جو اس گھر کی چار دیواری میں ہوگا۔"

پھر آپ نے فرمایا۔

"قادیان میں سخت بربادی
آنگن طاعون نہیں آئے گی۔"

پس یہ آپ کا یہ ایک معجزہ ہے کہ جب سارے پنجاب میں طاعون نے تباہی مچا دی۔ قادیان بالعموم اور آپ کے گھر کی چار دیواری کے اندر رہنے والے اور آپ کی محبت میں صدقِ دل سے شامل ہونے والے محفوظ رہے آپ کو اپنے الہام پر اس قدر یقین تھا کہ ایک وفد مولوی محمد علی صاحب مرحوم چلے ہوئے اور شبہ ہوا کہ انہیں طاعون ہو گیا ہے تو آپ نے فرمایا

"اگر آپ کو طاعون ہو جائے
تو ہمارا سلسلہ ہی جھوٹا ہے۔"

محترم صاحبزادہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جلالی معجزات کا ذکر کرتے ہوئے ان کی متعدد مثالیں دیں۔ آپ نے بتایا اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا تھا کہ "میں اپنی چمکار دکھاؤں گا اور اپنی قدرت نمائی سے تجھے اٹھاؤں گا۔" اس سے مراد جلالی معجزے ہی ہیں۔ پھر آپ کے الہام اِنِّیْ مُھِیْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہر ایک مامور من اللہ کا تعلق اللہ تعالیٰ سے بقدر مرتبہ ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ گوارا نہیں کرتا کہ اس کے کسی مامور کی اہانت کی جائے چند دلالی مجسٹریٹ نے جب ہندوؤں کے اکسانے پر اور یہ کہنے پر کہ شکار کھیلنا ہوا ہے چاہا کہ آپ کو ضرور سزا دی جائے تو حضور نے فرمایا یہ شکار معمولی شکار نہیں ہے بلکہ شیر کا شکار ہے اور شیر بھی خدا کا شیر۔ وہ مجھ پر ہاتھ ڈالیں گے تو انہیں معلوم ہوگا لیکن خدا تعالیٰ کی خاطر ہتھکڑیاں بھی پہننے کو تیار ہوں اور تاریخ جانتی ہے کہ چندہ دلال اپنے مقصد میں کس طرح ناکام ہوا اور نہ صرف ناکام ہوا بلکہ بہت ذلیل و خوار ہوا۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایسا نور عطا کیا تھا جو آپ کی پیشانی سے پھوٹتا اور لوگوں کو اپنی طرف کھینچتا تھا پھر آپ نے حضور کی روحانی جذب و تاثیر کے متعدد واقعات بیان فرمائے۔

پھر فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ انبیاء کا وجود بہت بابرکت ہوتا ہے جب کوئی نبی مبعوث ہوتا ہے تو عجیب قسم کا انتشار روحانیت ہوتا ہے الہام کی استعداد رکھنے والے الہام پاتے ہیں اور روحانی امور میں عقلیں تیز ہو جاتی ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود میں کن کن برکات روحانیہ کا ظہور ہوا محترم صاحبزادہ صاحب نے ان کی چند مثالیں بھی دیں اور فرمایا انبیاء کا اصل معجزہ ان کی جذب و تاثیر ہی ہوتی ہے۔

انڈونیشین وفد کے نمائندہ کی تقریر

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی تقریر کے بعد محترم صدر الدین یحییٰ پتو صاحب نے انڈونیشین وفد کے نمائندہ کی حیثیت سے اردو زبان میں تقریر فرمائی آپ نے فرمایا میں جزائر شرق الہند یعنی انڈونیشیا سے آیا ہوں میرے ساتھ ۲۵ اور احباب بھی آئے ہیں سب سے پہلے میں جماعت احمدیہ انڈونیشیا میں رہنے والے ہزارہا احمدی بھائیوں اور بہنوں کا محبت بھرا اسلام آپ احباب تک پہنچانے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

آپ نے فرمایا اس عاجز سے اکثر احباب متعارف ہیں کیونکہ میں نے ایک مختصر تعلیمی عرصہ مبارک شہر قادیان میں گذارا۔ اس کے بعد کراچی بمبئی اور کابل میں قونصل اور ناظم الامور کی حیثیت سے متعین رہا ہوا ہے اس طرح مجھے قادیان اور ربوہ میں بار بار آنے کے مواقع میسر آئے۔

آپ نے بتایا اس وقت جماعت احمدیہ انڈونیشیا کے ۲ صوبوں میں پھیلی ہوئی ہے اور وہ دن دور نہیں کہ انڈونیشیا کی تمام آبادی جس کی تعداد اس وقت چودہ کروڑ سے زیادہ ہے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے نور سے منور ہوگی۔ جماعت احمدیہ انڈونیشیا نے ۸۶ مساجد تعمیر کی ہیں جن میں باقاعدہ درس قرآن کریم ہوتا ہے قرآن کریم کا ترجمہ انڈونیشین زبان میں مکمل ہو چکا ہے اس کے پہلے بیس پارے شائع ہو چکے ہیں اور عوام کے ہاتھوں میں پہنچ چکے ہیں باقی دس پارے کی اشاعت کا انتظام ہو رہا ہے۔

آپ نے فرمایا اس جلسہ سالانہ میں جس کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے مبارک ہاتھوں سے رکھی ہے میری شرکت کی غرض اس سے روحانی فیوض حاصل کرنا ہے اور اپنے قابلِ احترام علماء اور بزرگوں کی تقاریر سے استفادہ کرنا ہے میرے یہاں آنے سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی ہے کہ یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ وَّیَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ مَنْ جَاءَکَ جَاءَنِیْ بعض لوگ دور دور سے تیرے پاس اموال لیکر آئیں گے جو لوگ تیرے پاس آتے ہیں۔ وہ درحقیقت میرے پاس آتے ہیں۔

آخر میں آپ نے فرمایا میں اپنے احباب سے دردِ دل سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ ہمیں اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں کہ خدا تعالیٰ ہمارے وفد کے تمام ارکان کو اور ان ہزاروں انڈونیشی بھائیوں کو جو باوجود خواہش کے اس جلسہ میں شریک نہیں ہو سکے۔ اللہ سب کا حافظ و ناصر اور ہماری جماعت کو نمایاں ترقی حاصل ہو۔ اور اللہ ہمیں حسنات دنیا کے ساتھ ساتھ حسنات الآخرۃ سے بھی نوازے۔ آمین۔

درخواستِ دعا

(۱) میری بیٹی طلعت الرحمٰن صاحبہ گوندل نے امسال بی۔ اے کا امتحان دیا ہے بزرگانِ سلسلہ اور احباب جماعت سے درخواست ہے عزیزی کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرماویں

صوفی سمیع اللہ گوندل
سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سانگلہ ہل

(۲) خاکسار کے والد صاحب کی بائیں ٹانگ میں درد ہے جس کی وجہ سے رات کو نیند نہیں آتی احباب جماعت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے درخواست ہے کہ میرے والد صاحب کی کامل صحت اور درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔

نثار احمد بسرا ایم اے۔ بی ایڈ
محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر

(۳) مکرم ملک محمود احمد صاحب مغلپورہ کا چھوٹا بچہ طاہر طیب میو ہسپتال میں داخل ہے اور حالت تشویشناک ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو صحت کاملہ عطا کرے۔ نور الحق مظہر مربی اطفال گنج مغلپورہ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

(بقیہ صفحہ اوّل)

قائم کیا ہے۔ غانا میں کوکوفو اور ٹیچی مان کے ہسپتالوں کے لئے نئی اور مستقل عمارتوں کی تعمیر کا کام شروع ہو چکا ہے اور اسکورے ہسپتال کی توسیع کے منصوبے پر بھی کام ہو رہا ہے۔ بانجل (گیمبیا) کے ڈنٹل اور ٹی بی ہسپتال کے لئے حکومت نے زمین دے دی ہے اس کی چار دیواری مکمل ہو چکی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے نصرت جہاں سکیم کے ماتحت قائم شدہ سکولوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اگرچہ مغربی افریقہ میں احمدیہ پرائمری اور مڈل سکولوں کے علاوہ ۲۷ احمدیہ سیکنڈری سکول کام کر رہے ہیں لیکن ان میں سے ۱۷ احمدیہ سیکنڈری سکول نصرت جہاں سکیم کے تحت قائم کئے گئے ہیں۔ اس سال نائیجیریا کے شہر ایگنلے میں ایک نیا سکول قائم ہوا ہے۔ باقی سکولوں میں بھی توسیع کا کام حسبِ ضرورت جاری رہا ہے مثلاً سلاگا میں بورڈنگ ہاؤس، فومینہ میں کلاسوں کے لئے نئے کمرے، اسٹاف کوارٹرز اور پولٹسن سکول میں سائنس لیبارٹری وغیرہ قائم ہوئی ہیں۔

وقفِ جدید

حضور ایدہ اللہ نے اس اہم جماعتی تنظیم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ "وقفِ جدید اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھا کام کر رہی ہے"۔ حضور نے فرمایا کہ چونکہ وقفِ جدید اچھا کام کر رہی ہے اس لئے جماعتیں مطالبہ کرتی ہیں کہ زیادہ معلم بھجوائے جائیں مگر ساتھ ہی یہ کہتی ہیں کہ ہم معلمین تیار کرنے کے لئے اپنے بچے نہیں دیں گے۔ حضور نے احبابِ جماعت کو اس طرف متوجہ فرماتے ہوئے کہا کہ جماعتوں کو چاہیئے کہ اپنی ضرورت کے مطابق ہر گاؤں اپنے بچے معلم بننے کے لئے بھجوائے۔

وقفِ عارضی

حضور نے اس بابرکت تربیتی سکیم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جب میں جماعت کو کہتا ہوں تو وہ تیز ہو جاتے ہیں اور جب کچھ عرصہ نہیں کہتا تو سست پڑ جاتے ہیں حضور نے فرمایا کہ اب پھر اس میں تیز ہو جائیں اس میں بڑی برکتیں ہیں۔

حضور نے بتایا کہ اس سال ۱۱۶۷ بھائیوں اور بہنوں نے وقفِ عارضی کے لئے نام پیش کئے اور ۱۹۶۶ء سے لے کر اب تک ۳۳ ہزار ۹ سو ۶۷ واقفین اور واقفات اس میں حصہ لینے کی سعادت حاصل کر چکی ہیں۔

فضلِ عمر درس القرآن کلاس

حضور ایدہ اللہ نے مرکز میں احمدی بچوں اور بچیوں کو بلوا کر دو ہفتے کے لگ بھگ عرصہ میں قرآن کریم کی تعلیم دینے کے اس پروگرام کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ کلاس اتنی اچھی نہیں چل رہی جتنی چلنی چاہیئے تاہم اچھی خاصی چل رہی ہے۔ ایک کلاس میں ہزار ڈیڑھ ہزار بچے آ جاتے ہیں۔

فضلِ عمر فاؤنڈیشن

حضور نے فرمایا کہ فضلِ عمر فاؤنڈیشن کا ابتدائی سرمایہ ۳۵ لاکھ تھا اس میں سے منافع وغیرہ حاصل کر کے اس ادارہ نے ایک بڑا گیسٹ ہاؤس بنا دیا ہے۔ اس کے علاوہ یہ ادارہ تالیف و تصنیف کا کام کرتا ہے چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عید الفطر کے خطبات کی ایک جلد "خطباتِ محمود جلد اوّل" کے نام سے اور عید الاضحیٰ کے خطبات کا ایک مجموعہ "خطباتِ محمود جلد دوم" کے نام سے شائع کئے گئے ہیں۔ تیسری جلد اس سال حضور رضی اللہ عنہ کے خطباتِ نکاح پر شائع کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ سوانح حضرت فضلِ عمرؓ کی جلد اوّل شائع ہو چکی ہے۔ اس کے علاوہ جماعت کے اہلِ قلم احباب کو علمی نقطۂ نگاہ سے لکھنے کے لئے ہر سال انعامی مقابلہ منعقد کر کے انعامات دیئے جاتے ہیں اب تک ۱۹ مقالوں کو ڈیڑھ ڈیڑھ ہزار فی کس کے انعامات دیئے جا چکے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ میں جماعت پر اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں میں سے چند ایک کا منادی بن کر کھڑا ہوا ہوں۔ دنیا کے کونے کونے سے جماعتِ احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمتیں موسلا دھار بارش کی طرح برس رہی ہیں۔ ہمارے پاس وہ زبان نہیں کہ اللہ کی رحمتوں کا شکر ادا کر سکیں۔ زبان میں وہ الفاظ نہیں کہ اس کی عظمت، جلال، وحدانیت، قدرت، محبت، رحمانیت اور رحیمیت کے جلووں کو اپنے احاطہ میں لا سکے۔ خدا کی باتیں خدا ہی سمجھ سکتا ہے بدبخت ہے وہ جو کہ خدا سے بے وفائی کرتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اگر میں اس نصیحت کو صرف ایک جملے میں بیان کروں تو وہ یوں ہو گا کہ

"یاد رکھو کہ اتنے پیار
کرنے والے ربِّ کریم
سے کبھی بے وفائی نہ کرنا"

یہ وہ پیارا خدا ہے جس سے ہمیں کبھی کوئی تکلیف نہیں پہنچی۔ اگر کوئی معمولی سی تکلیف پہنچی بھی تو اس نے اتنے فضل اور انعامات کئے کہ یہ ساری تکالیف بھول گئیں۔

حضور ایدہ اللہ نے احبابِ جماعت کو اپنی نصائح اور دعاؤں سے نوازتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ کسی سے دشمنی نہ کرو، کسی کا برا نہ چاہو، غصہ نہ کرو، کسی کے خلاف ایک بھی لفظ نہ نکالو، ان کے لئے بھی جو غلطی سے خود کو ہمارا دشمن سمجھتے ہیں۔ اس کی رحمتوں کی تجلیات لا انتہا ہیں۔ دعا کرو کہ وہ ہم کو صحیح مسلم، خادمِ اسلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام بنائے۔ اس کی وحدانیت کا نور ہمارے سینوں میں چمکتا رہے۔ ظلمات کو دور کرنے کی کوشش کی توفیق دے اور اس میں کامیابی عطا کرے۔ آمین

حضور ایدہ اللہ نے ان دعاؤں پر اپنا دوسرے دن کا یہ پُر معارف خطاب ختم کیا اور ساڑھے چار بجے کے قریب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہتے ہوئے واپس تشریف لے گئے۔

نمایاں کامیابی

اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرے بھتیجے عزیزم ڈاکٹر عبد الماجد آف لاہور کی بچی عزیزہ نگہت ماجد نے امسال ایف، ایس سی میڈیکل گروپ میں ۷۳۹ نمبر حاصل کئے ہیں۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب اور مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے اور عزیزہ کو اس کے نیک مقاصد میں کامیاب و کامران کرے۔ آمین

(امۃ الغنی اہلیہ شیخ روشن دین تنویر مرحوم سابق ایڈیٹر الفضل ربوہ)

اخبارِ احمدیہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

میری خالہ محترمہ سرور جان صاحبہ اہلیہ مکرم محمد عالم صاحب (لالوکھیت کراچی) کراچی میں شدید طور پر دل کے عارضہ سے بیمار ہیں۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دیگر احبابِ کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ (ڈاکٹر فہمیدہ منیر ربوہ)

میرے بعض عزیز نہایت ہی سخت پریشانی سے دوچار ہیں۔ احبابِ جماعت سے عاجزانہ درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ ہمارا قادرِ مطلق، مشکلکشا خدا اپنے فضل اور رحم سے اس پریشانی کو دور فرمائے۔ (پروفیسر) بشارت الرحمٰن ایم، اے ربوہ)

دانت مت نکلوائیے

اینٹی پائیوریا قیمت ۱۵/-
اینٹی کیریز قیمت ۱۵/-
ٹوتھ کیور قیمت ۲/-

دانتوں کی صحت و صفائی کا رسالہ مفت طلب کریں۔

کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ
(ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی رجسٹرڈ)
ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴